یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کو بمطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS. AMRITSAR

للہ الحمد

اہلحدیث

امرتسر ۱۹ رجب ۱۳۲۲ ہجری المقدس مطابق ۳۰ ستمبر ۱۹۰۴ جمعہ مبارک

اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت کرنا اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	۵
والیان ریاست سے	۶
رؤسا اور جاگیرداروں سے	للعہ
عام خریداروں سے	عہ ۱۲

قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہے نمونہ کا پرچہ مفت بذریعہ ڈاک روانہ

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی اشتہارات کی بابت بذریعہ خط وکتابت بہتر فیصلہ ہو سکتا ہے جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہیئے ہر خریدار کو نمبر خریداری لکھنا ضروری ہے

تبدیل نام

اہلحدیث کا سال تمام ہونے کو ہے مگر حساب کا تخمینہ کرنے سے معلوم ہوا کہ سوڈیڑھ سو روپیہ سال بھر میں خسارہ ہوا۔ کیوں ہوا۔ اسکی دو وجہیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ سب سے پہلے خریداروں کو رعایتی قیمت دینا تھا جو برابر انکو اسی رعایت پر پہنچتا رہا جو ایک ہی سال کیلئے تھی۔ دوئم یہ کہ اشاعت بہت ہی کم رہی جسکی وجہ بعض دوستوں کے خیال میں یہ ہے اخبار کے مضمون تو عامہ اہل اسلام سے تعلق رکھتے ہیں مگر نام اخبار کا ایک خاص فرقہ سے مخصوص اسلئے اخبار کا نام تبدیل ہونا چاہیئے۔ ناظرین سے استدعا ہے کہ اپنے منشا سے مطلع فرما دیں۔

مسیح ہندوستانی اور مہدی ایرانی کا مقابلہ

"ہمارے مسیح ہندوستانی یعنے مرزا صاحب قادیانی" "کے حالات سے تو ہندوستانی واقف ہیں مزید" "واقفیت کے لئے رسالہ چودہوین صدی کا مسیح کا آخر" "کریں جو مطبع اہلحدیث میں چھپ رہا ہے مہدرست منتظمی" "واقفی ہندوستانی مسیح کی حاصل ہے اسکو کافی جانکر" "ایرانی مہدی محمد علی باب بانی فرقہ بابیہ کے حالات کو" "ذیل میں ہم علیگڈھ گزٹ سے نقل کرتے ہیں:-"

باب اور فرقہ بابیہ

کے مختصر حالات ہم لیسٹ اینڈ ویسٹ کے ایک مضمون سے اقتباس کرتے ہیں جو انگلستان کے مشہور عربی و فارسی دان عالم مسٹر براؤن کی دریافت کا نتیجہ ہے۔

مرزا علی محمد جو باب کے خطاب سے یاد کیا جاتا ہے۔ ۲۰ اکتوبر سنہ ۱۸۱۹ء کو شیراز میں پیدا ہوا۔ اسکی تاریخ ولادت کے متعلق مختلف روایات ہیں۔ خاص مقالہ میں (وہ کتاب جو باب کی ایک تاریخ ہے) تاریخ ولادت سنہ ۱۸۲۱ء بیان کی گئی ہے۔ مگر زیادہ صحیح یہی ہے کہ ۲۰ اکتوبر سنہ ۱۸۱۹ء میں پیدا ہوا۔ باب کی اوائل عمر کا حال اچھی طرح سے معلوم نہیں ہو سکتا ہے۔ اس کی پرورش اسکے ماموں نے کی اور جب علی محمد کی عمر سترہ سال کی ہوئی تو ماموں نے خلیج فارس کی مشہور بندرگاہ بوشہر میں بھیدیا تاکہ تجارت کی تعلیم ملے اور تجارت پیشہ ہو سکے۔ علی محمد نہایت خاموش سنجیدہ اور متین نوجوان معلوم ہوتا تھا۔ اور کچھ ایسی بات تھی کہ جس سے ملتا تھا اسپر اسکا اثر ہوجاتا تھا۔ تجارت ایسی طبیعت سے کوئی مناسبت نہیں رکھتی اور تجارت میں دل نہ لگنا ظاہر ہے۔ چنانچہ تجارت سے نفرت پیدا ہوگئی۔ اور وہ مزارات کی زیارت کے قصد سے کاروبار چھوڑ کر چلا گیا۔ غور و فکر کی عادت بہت تھی۔ عارف باللہ ہونے کا شوق پیدا ہوا۔ اور مذہبی تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے حاجی سید کاظم رشتی کی شاگردی اختیار کی۔ اُن بزرگ کے علم و اخلاق کی شہرت دور دور تھی۔ اور اُن کے پاس دور دور سے بوڑھے اور نوجوان مرید اور شاگرد آن کر جمع ہوتے تھے۔ اور اُن کی صحبت اور تعلیم سے مستفیض ہوتے تھے۔ مرزا علی محمد کی بھی شہرت ہونے لگی اور علماء اس نوجوان شیرازی سے مذہبی مسائل کی تحقیق و دریافت کرنے لگے اور قرآن شریف کی وہ خوبیاں جو نظر ظاہر بین سے پوشیدہ ہیں۔ ان باتوں سے مرزا علی محمد کو اپنی بزرگی اور علم پر ایک فخر سا ہوگیا۔ اور عارف باللہ ہونے اور دنیا سے کنارہ کشی کے شوق نے جو عام لوگوں سے پوشیدہ نہ تھا علی محمد کی پر جوش طبیعت پر ایک نیا اثر پیدا کیا اور اُس نئے اثر نے یہانتک قوت حاصل کی کہ مئی سنہ ۱۸۴۴ء میں اُس نے اپنے باب النجاۃ اور خدا کی تجلی ہونیکا اعلان کیا۔ گویا نجات ابدی اور خدا کی تجلی سے دیدہ و دل کو مشرف و منور کرنا انسان کو اُسکے توسل سے حاصل ہوسکتا ہے۔ اپنی کتاب بیان میں اُس نے اس اعلان کی انتظار تبیر قرآن شریف نازل ہونے سے تشبیہ دی ہے نعوذ من نعوذ باللہ اور باب النجاۃ ہونے کے دعوے کے ساتھ جیسا کہ ہونا چاہیئے تھا۔ مخالفت شروع ہوئی۔ مگر چند لوگ مرزا علی محمد کے معتقد بھی ہوگئے۔ اُن معتقدوں کی تعداد باب کے اُستاد حاجی سید کاظم رشتی کے انتقال کے بعد زیادہ ہوگئی۔ اور اُن لوگوں میں باب نے وعظ اور تلقین شروع کی۔ مذہب تصوف اور فلسفہ روحیات میں بہت تھوڑی تعلیم پائی تھی مگر اسپر یہ حال تھا کہ وعظ نہایت پر اثر ہوتا تھا۔ اور بڑے بڑے مولویوں سے مسائل مذہبی میں مقابلہ کرتا تھا اور اُنکو قائل معقول کر دیتا تھا۔ اُسکی شہرت رفتہ رفتہ اصفہان پہونچی اور اصفہان سے آگے تبریز اور ایران کے دیگر امصار و دیار میں پہونچی۔ یہانتک کہ گورنمنٹ ایران کو بھی اطلاع ہوئی۔ معتقدین کی تعداد بھی روز بڑھتی

کارخانہ
یہ کارخانہ قدیم ... ساتھ نیک نامی ... بڑی فہرست ... ہوگی
ناگر تیل
یہ تیل ... ہوا ... ایجاد ہوا ... آنکھوں ... قیمت
المشتہر

گئی - اور پہلے چند معتقدین نے باب کے مذہب کی اشاعت شروع کی - اور اُس نئے مذہب کے عقاید کا وعظ اور تعلیم کرنے لگے - لوگوں کو یہ سمجھایا گیا تھا کہ وہ شخص جسکی توریت اور انجیل اور فرقان مجید میں بشارت ہے مرزا علی محمد ہے - اور نام کا فرق کوئی فرق نہیں اسلئے کہ مختلف ملکوں میں مختلف زبانیں اور مختلف نام ہوتے ہیں - بہرحال مہدی موعود ہونے کا ثبوت کسی ڈھب سے ہو گیا - اور مولوی اس نئے مذہب کے بطلان اور بیوقوفی دکھانے پر آمادہ ہوئے - حاکم فارس کو مجبور کیا گیا کہ وہ اس مذہب کی حالت اور شورش کی تحقیق کرے - ایسا نہو کہ اسلام جو بارہ سو برس سے زندہ چلا آرہا ہے اُسکو نقصان پہونچے - اور خود گورنمنٹ ایران کو نقصان پہنچے - جو ایک اسلامی سلطنت ہے - اور مولویوں کے غیظ و غضب کی آگ بھڑک گئی مرزا علی محمد کے مکان پر یورش کی - اُسکو گرفتار کیا اور اُسکی فضیحت کی - ایک مولوی صاحب نے اُسکے منہ پر گھونسا مارا مگر اسکو آخر میں اس وعدہ پر چھوڑ دیا گیا کہ وہ فساد نہیں بڑھائیگا - لوگ بہت کم اس قدر کی بات کو سمجھتے ہیں کہ کسی نئے اعتقاد کی سخت مخالفت کرنی، اس طرح جیسے مرزا علی محمد کے مذہب کی کی گئی - اور جسطرح علی محمد کی رسوائی و فضیحت ہوئی اُس اعتقاد کو تقویت اور قوۃ اور زیادہ اشاعت دیتی ہے -

زنجان میں بھی جو فرقہ بابیہ کا دار الاقامت اور مامن و ملجا بننے والا تھا باب کے عقاید اور باب پر مظالم ہونے کی خبر پہنچی - وہاں ایک شخص پیر مرد علامہ وقت ملا محمد علی کے نام سے مشہور تھا اُسکو حیرت ہوئی تھی اور حقیقت معلوم کرنے کا شوق ہوا - اور اُسنے اپنے ایک خلیفہ کو بھیجا کہ جائے اور عینی شہادت لائے اور حقیقت حال آکر بیان کرے - ملا محمد علی کا خلیفہ باب سے ملنے گیا - اور باب کا سلام و پیام اور چند تحریریں لیکر آیا - اسکے چند روز بعد ملا محمد علی نے یکایک بحالت شوق و وجد عقیدہ بابیہ کی تلقین شروع کی - اور بہت سے آدمیوں کو سلسلہ بابیہ میں منسلک کر لیا اُسکے روز افزوں اثر اور معتقدین کی روز افزوں تعداد کی اطلاع شاہ ایران کو ہوئی - اور آپ شاہی فرمان صادر ہوا کہ فوراً طہران کو روانہ ہو جائے *

باب کو زنجان میں ایک زبردست اور با اثر معتقد تو ملا ہی تھا ایک اور شخص سید یحییٰ نامی حسن اتفاق سے اُسکا معتقد ہو گیا - سید یحییٰ کو محمد شاہ نے شیراز بھیجا تھا کہ عقائد بابیہ کی تحقیق کرے اور اُسکے جھوٹ اور ریاکاری کی تطبیق کرے - سید یحییٰ آیا اور مرزا علی محمد سے کئی بار خلوت و جلوت میں ملاقات کی - باب قرآن شریف کی مشکل سے مشکل آیتوں کے معانی اسقدر عمدگی اور روانی کے ساتھ بیان کر جاتا تھا اور وہ معانی اس قدر معقول ہوتے تھے کہ سننے والے حیران منہ تکتے رہ جاتے تھے - سید یحییٰ پر باب کا کچھ ایسا اثر پڑا کہ محمد شاہ کے لئے رپورٹ تیار کرنے کے ساتھ ہی اُس نے کھلم کھلا باب کا مذہب اختیار کر لیا - سنہ ۱۸۴۵ء میں اُسنے یہ نیا مذہب اختیار کیا اور اپنے انتقال سنہ ۱۸۵۰ء تک نئے مذہب کی تعلیم جابجا بڑے جوش سے کرتا رہا - اور سینکڑوں کو باب کا معتقد بنا لیا - مولویوں کا فرقہ جو سید یحییٰ پر بہت بڑا بھروسا کرتا تھا اُسکو دیوانہ سمجھنے لگا - یہانتک کہ اُسے یزد میں قید کرا دیا - مگر وہ یزد سے بھاگ نکلا اور شیراز سے بھی پرے جا کر وہی تعلیم و تلقین کا کام شروع کر دیا - وہاں کے گورنر نے اُسکو گرفتار کرنا چاہا اور مولوی آمادہ پرخاش ہوئے - سید یحییٰ معہ ہمراہیوں کے ایک قلعہ میں محصور کر لیا گیا - اور شیراز سے فوج طلب کی گئی مگر فوج کی بھی نہ چلی - آخر کار دھوکے سے کام نکالا گیا - اُسکو امن قائم رکھنے اور خاموش رہنے کے وعدہ پر نجات دیگئی مگر پھر قتل کر ڈالا اور ساتھ ہی اُسکے ہمراہیوں کو بھی قتل کر ڈالا اور اُنکی نعش کی بری طرح بے عزتی کی گئی - یہاں سید یحییٰ کا خاتمہ ہوا اور اُدھر باب کی مخالفت پر مخالفت ہو رہی تھی - مرزا آغاسی وزیر ایران کا حکم ہوا کہ علی محمد کو قید کر لیا جائے چنانچہ وہ شیراز میں چھ ماہ کے قریب قید رہا - مگر منوچہر خان گورنر اصفہان کی مدد سے قید سے بچ نکلا - اور سنہ ۱۸۴۶ء میں اصفہان کی طرف کوچ کیا - منوچہر خان بہت اخلاق سے پیش آیا - اور کئی مجتہد کو جمع کرکے باب سے مباحثہ و مناظرہ کرایا - اس مباحثہ

ahmadimuslim.de

متعلق مختلف باتین ہین۔ کہا جاتا ہے کہ اس مباحثہ مین کبھی باب
اپنے مقابل کو دبالیتا تہا اور بڑی زبردست بات کہہ جاتا تہا
اور کبھی باب کوئی مضحکہ آمیز حماقت کی بات کہہ دیتا تہا۔ بہرحال یہ
یقینی ہے کہ باب وہان باطمینان کلی زیادہ قیام نہ کرسکا۔ گورنر
کو فتنہ و فساد کے آثار نظر آئے اور اُس نے یہی مناسب اور ضروری
خیال کیا کہ باب کو دار الخلافہ کی طرف روانہ کر دیا جائے۔ چنانچہ
باب سوارون کی حراست مین طہران کیطرف روانہ ہوا۔ راستہ
مین جب طہران کوئی تیس میل کے فاصلہ پر رہ گیا تہا۔ باب کو ایک
گاؤن پر ٹہہر جانیکا حکم ملا۔ یہان سے باب نے شاہ ایران کو
پاس ایک خط بہیجا اور حضوری مین حاضر ہونے کی درخواست
کی۔ کوئی مناسب حال عذر کر دیا گیا اور باب کو حکم ملا کہ ماکو روانہ
ہو۔ ماکو کے راستہ مین وہ تبریز ٹہہرا اور یہان اُسکے ساتھ
انسانیت کا برتاؤ کیا گیا۔ ماکو مین سختی کی قید نہ تہی بلکہ ایک گونہ
آزادی ہی تہی کہ اپنے مریدون اور معتقدون سے خط و کتابت
کی اجازت حاصل تہی۔ ماکو مین نظربندی کی مدت چہ ماہ سے اوپر
بیان کی جاتی ہے۔ اور یہ زمانہ فرقہ بابیہ کیلئے خاص تاریخی
وقعت رکہتا ہے۔ یہین اُس نے اپنی مشہور روحانی تصنیف
خصوصاً "بیان" اور "صفت اثبات" لکہین۔ کہا جاتا ہے کہ یہان
اُس نے وزیر اعظم کے نام ایک خط جو پند و نصائح کا بہرا ہوا تہا
لکہا۔ مگر یہان کی قدر سے قلیل آزادی اور اطمینان زیادہ مدت
تک نصیب نہوا۔ شہر مین اُسکے عقاید پہیلے مخالفت کا جوش بڑہا
اور مخالفت کے ساتہہ ہی بہت سے وفادار اور جوشیلے معتقد
بہی پیدا ہوگئے۔ مجبوراً اُسکو ماکو سے بہی نکالنا پڑا۔ اور وہ
چہریق بتحت میرزا یحیی خان کی نگرانی مین بہیجدیا گیا۔ یہان اُسنے
اپنی تصانیف کو مرتب کیا اور بدقت تمام اُسکو اپنے مریدون اور
معتقدون سے جو اُسکے مذہب کی اشاعت مین سرگرم
جنکی تعلیم کی جابجا تلقین کرتے پہرتے تہے نامہ و پیام کا سلسلہ
رکہنے کا موقعہ ملا۔ اُسکے معتقدون کی ہر جگہ نت دشواری کیجارہی
تہی۔ لوگون کو ایمان سے مار ڈالنے مین بہی تامل نہ تہا۔ اختلاف

کی یہ حالت تہی۔ آخرکار معتقدین بہی مجبور ہوگئے۔ اور زنجان۔
مازندران۔ اور یزد وغیرہ مقامات مین شورشین برپا ہونے لگین۔
مرحوم شاہ نصیر الدین اُسوقت آذربائیجان کے گورنر تہے۔
وہان کے مجتہد نے اُنہین مجبور کیا کہ باب کو یہان بلوا بہیجین
اور اُسکو سخت سزا دین۔ باب تبریز مین گرفتار ہو کر آیا۔ اور یہان
بہی اصفہان کی طرح مباحثہ کا بازار گرم ہوا۔ مگر انسانیت کے
ساتہہ مباحثہ نہوسکا باب کی بے عزتی کی گئی اور اُسکو پٹوایا۔
اور پہر چہریق واپس بہیجا۔ اُس نے اُن تمام تکالیف و مصائب
کی صبر اور مردانگی کے ساتہہ برداشت کی اور خدا پر بہروسہ
کیا۔ اُن باتون کا اثر خلق اللہ پر پڑا اور بہت سے آدمی اُسکو
گرویدہ ہوگئے۔ اسی عرصہ مین باب کا حکم معتقدون کے پاس
پہنچا کہ صبر کرو اور شکر کرو قسمت کی شکایت نامناسب ہے۔
لوگو ہیچ سامنے پر آمادہ فساد ہونا شہادت کی بزرگی اور شان
کہو دیتا ہے۔ معتقدین پر اسکا بہت بڑا اثر پڑا۔

شاہ ایران مریض تہے گنٹھیا کا عارضہ تہا۔ بیدست و پا
تہے سلطنت مین پورا اختیار وزیر اعظم کو تہا۔ سنہ ۱۸۴۸ء مین
شاہ محمد شاہ ایران کا انتقال ہوا۔ اور نصیر الدین تخت سلطنت
پر متمکن ہوئے۔ مرزا تقی خان کا عروج شروع ہوا۔ اور اُن پر
بابیون کا خوف اسقدر چہایا کہ اس فرقہ کو نیست و نابود کرنا شروع
کیا۔ بابیون نے نہایت مردانگی کیساتہہ زنجان وغیرہ مقامات
مین مرزا تقی خان کے ظلم و تعدی کی برداشت کی اور تلوار و توپ
کے آگے اپنی گردنین جہکا دین۔ مقالہ مین لکہا ہے کہ ایک
پارسی نے اس صبر و استقلال کو دیکہکر کہا کہ یہ باتین مذہب کی
سچائی کا ثبوت دیتی ہین۔ اب وہ وقت آگیا کہ باب کی تصانیف
جمع کی جانے لگین اور اُن کی ترتیب ہونے لگی۔ مرزا علی محمد
کے ہاتہہ کا لکہا ہوا ایک خوبصورت طغرا ہے جس مین ایک انسان
کی شکل بنی ہوئی تہی۔ مذہب بابیہ کا خاص نشان ہوگیا۔ چہریق
سے باب معہ چار حواریون کے تبریز آیا۔ یہان علماء نے آخر
فیصلہ اُسکے لئے تجویز کر دیا تہا۔ اور اُس سے سوال کیا گیا

ahmadimuslim.de

کو اپنے عقائد پر لعنت ملامت کرنے کے لئے تیار ہے یا نہین - اگر عقاید چھوڑ دیگا تو اسکی جان بخشی ہوجائیگی - اُسے ایک تنگ کوٹھری مین بند کردیا اور اس تیرہ وتار کوٹھری مین معتکف ذات بے چون وچرا کے خیال مین محو وہ خاموشی کے ساتھ زندگی بسر کرنے لگا - علماء کا فتویٰ پیام اجل لایا اور اسکو تین دن تک اپنے خاص چار معتقدون کی صحبت کی اجازت ملی - اُس نے اپنے دو معتقدون کو جن کے قتل کا حکم بھی ساتھ کے ساتھ صادر ہوا تھا - کہا کہ مجھ کو میری قسمت پر چھوڑ دو اور تم چلے جاؤ - مگر پیر اور مرشد اور رفقا کا ساتھ کس دل سے چھوٹ سکتا تھا ایک ڈر گیا کہ مین اپنی جان بچانے کے لئے توبہ کرلیتا ہون اور دو سال بعد طہران مین جا کر جاودانی ہو گیا دوسرا مرنے کے لئے تیار ہے اپنے پیر کے ساتھ راہی ملک بقا ہونا اور درجہ شہادت حاصل کرنا اُسکو دنیا کی ہزار زندگیون سے بہتر ہے رات کو پیر اور مرید کامل اطمینان کے ساتھ خدا پر بھروسہ کرکے سوگئے اور صبح کو جان دینے کے لئے تیار ہوگئے یہ دن ۲۸ شعبان ۱۲۶۶ھ ہجری یا ۹ جولائی ۱۸۵۰ء کا ہے - باب اور محمد علی زنجانی یا زنجیر گورنر کے محل مین آگے پیچھے رسی کو سر دن پر دو نون کو لٹکایا جاتا ہے اس طرح کہ محمد علی [illegible] کے سینہ پر ٹکتا ہے دونون [illegible]

[illegible]

کے جوش پیدا ہو [illegible] صبح ہوجاتا ہے - ان مین سے [illegible] کے شہید ہونے کی حالت اپنی آنکھون سے دیکھ رہے ہین اور خون کے آنسو بہا رہے ہین - کچھ وہ لوگ ہین جو [illegible] شیرازی کی قسمت پر افسوس کر رہے ہین - اور کچھ وہ لوگ ہین جو منتظر ہین کہ یہ مخبط روح اس دنیا سے جائے - یکایک حکم ہوا اور بندوقین چلین مظلومون پر دھوئین کی چادر پڑ گئی مگر جب یہ چادر ہٹی تو عجب ایک معجزہ نظر آیا - رسی کے ایک

سرے پر مرید باعقیدت گولیون سے چھدا ہوا لٹک رہا ہے - مگر باب کا پتا نہین - مجمع پر عجیب حیرانی اور سناٹا طاری ہوتا ہے سپاہی ادھر اُدھر دیوانہ وار دوڑتے ہین - شہر تبریز حیرت اور مسرت کا اظہار ہوتا ہے - مگر باب کا وقت آچکا تھا - وہ اپنے تیرہ وتاریک قیدخانہ کے پاس ملا - پکڑا گیا - اور پھر اُسی رسی کے سرے سے باندہ کر لٹکایا گیا - سپاہی تعینات تھے اور پھر گولیون کی ایک باڑ چلائی گئی - دھوئین نے ہٹ کر شہید کی صورت دکھائی اور معلوم ہوا کہ وہ روح جو آلام ومصائب مین مبتلا تھی رخصت ہوگئی - نعش خندق مین پھینکدی گئی - وہان دو دن تک پڑی رہی پھر کچھ معتقد ملکر اُٹھا لائے - باب کی زندگی کا خاتمہ ہوا اور نجات کا دروازہ خاک وخون مین ملگیا - اور اسپر موت کا پردہ پڑ گیا کیسی جوان موت تھی مرزا علی محمد کی عمر شہادت کے وقت صرف تیس سال کی تھی -

کہتے ہین کہ باب کے بہشتی دروازہ کہولنے کی پیشین گوئی حاجی سید کاظم رشتی نے کی تھی اور جب باب اُن سے درس لیتا تھا تو سید کاظم کو اسکی بزرگی کی بشارت ہوتی تھی - باب کی شہادت کی خبر شہر بشہر اور گاؤن در گاؤن گئی اور سلطنت کے دور [illegible]

[illegible]

[illegible] زیادہ بھڑکایا جاتا ہے - چنانچہ [illegible] خونریزی کے [illegible] بابیون کا قتل [illegible] گیا -

فرقہ بابیہ کے [illegible] مین پہلے اُنیس معتقد [illegible]

ahmadimuslim.de

ہی کہلاتے ہین - باب کی ۔ وہ تصانیف ہین جنمین سے بعض تلف ہوگئیں - مختلف خطاب اور القاب اختیار کئے - شروع مین باب نے مہدی موعود ہونے کا دعوے کیا - پھر نعوذ باللہ خدا ہونے کا دعوے کیا - مگر جب زندگی زیادہ معلوم نہ ہوئی اور دیکھا کہ اب تھوڑی دیر بعد خاتمہ ہوجائیگا تو اعلان کیا کہ مین اُس ذات کی بشارت دینے والا ہون جسکو خدا ظاہر کرے گا - اسکا ذکر اُسنے اپنی کتاب "بیان" اور دیگر آخری تصانیف مین بار بار کیا ہے ۔ اور بعجز ظاہر کیا ہے اور جسکی بشارت دی ہے اُسکی بزرگی اور عظمت بیان کی ہے - اُسکے ایک لفظ کو ہزار "بیان" پر ترجیح دی ہے جو اُسپر ایمان لائیگا اُسپر رحم و کرم ہوگا اور جو نہ لائیگا اور کفر کریگا اُسپر خدا کی لعنت ہوگی - باب کے مرنے کے بعد کئی آدمیون نے دعوی کیا کہ مین ہی وہ شخص ہون جسکی باب نے بشارت دی ہے اُسکا نتیجہ یہ ہوا کہ فرقہ بابیہ مین اختلاف پیدا ہوگیا - باب تو زیر زمین آرام کر رہا ہے اور اُسکے معتقد اُسکی اُمت کے لوگ اُس کا ذکر کرتے در بدر ملک بملک پھرتے ہین -

مناجات بدرگاہ مجیب الدعوات

(از مولوی محمد شفیع صاحب از سکندر آباد)

الٰہی خوب تو نے یہ سو جدائی ۔ اِلٰہی استجب منی دُعائی
مجھے قید الم سے ہو رہائی ۔ الم تتمم بفضلك یا منائی

دعائی من ضعیف مبتلائی

دعا کرتا ہون مین وقتاً فوقتاً ۔ نگاہ لطف کر دی مجھپہ فوراً
عدو آئے نظر مین فوج فوجا ۔ غریق فی بحور الغم حزناً

اسیر بالذنوب و بالخطائی

مجھے تو مت دکھا درد سقیم ۔ تو کر سیری مری اب بالنعیم
الٰہی اعطنی بالعلم فہما ۔ أنادی بالتضرع کل یوم

مجیبًا بالتبتل و الدعائی

ہوئی جید گنہ مجھسے بجیرا ۔ ہمیشہ گذری و فسق و فجورا
تو ہی واقف مرا فی الضمیرا ۔ لقد ضاقت علی الارض طرا

و اھل الارض ما عرفوا دوائی

تو ہے یارب کریم یا رحیم ۔ رکھون مین یاد تجھکو یا غفور
تو ہی ہے ناصر و تو علیم خبیر ۔ فخذ بیدی فانی مستجیر

بعفوك یا عظیم و یا رجائی

تری ہو جستجو ہر دم الٰہی ۔ سو وام نفس سے ہی اب تباہی
الٰہی استجب منی دعائی ۔ أتیتك باکیا فارحم بکائی

حیائی منك الآن من خطائی

ہمیشہ بد نفس نے کیا کیا سوائی ۔ کمائی ساری بد مجسے کرائی
کٹی یو زندگی واہی تباہی ۔ فابکی حسرۃ دمعی ابکی

اذا المسئول منی ما دوائی

گنوائی عمر ساری ہمنے گن گن ۔ لیا دل سے نہ تیرا نام اک دن
بقاء عمر ہے اب غم سے کن ۔ جزائی ان تعذبنی و لکن

اعوذ بحسن عفوك من جزائی

قیامت مین ہو تجھپہ سب اری ۔ دعا ہے ہی جواب ہماری
الٰہی غفلیا من کل ذنبی ۔ و لی ہم و انت الکشف ہمی

و لی داء و انت دوائی

گنہ مجھسے ہوئے دنیا مین کیا کیا ۔ کہ ہون شرمندہ تجھسے مین خدایا
رہا مین خواب غفلت مین ہمیشہ ۔ و ایقظنی الرجاء و فعلت الٰہی

رجائی ان تحقق لی رجائی

سناؤن کیا کسی کو اپنے غم کی ۔ کہ دنیا سے نہین مہلت ہے دم کی
شفیع حزنی حتی اسمی ۔ تفضل سیدی بالعفو عنی

فذال من بلاء فی بلائی

جن احباب نے میری علالت کی خبر پاکر عیادت کے خطوط روانہ فرمائے ہین - اُنکی ہمدردی و عنایت کا مین تہ دل سے مشکور ہون - اب بفضل خدا صحت ہے ۔ (ابو الوفا)

ahmadimuslim.de

آریون کا اعتقاد خداوند تعالیٰ کی نسبت

(نامہ نگار اپنی رائے کا ذمہ دار ہے)

دیکھو ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۲۳۶ مین (سوال) کیا ستتی (حمد وثنا) وغیرہ کرنے سے ایشور اپنا قانون توڑ کر ستتی پڑھنا کرنیوالے کا پاپ دور کر دیگا۔ (جواب) نہین ۔

اور صفحہ ۲۵۰ مین ہے (سوال) ایشور اپنے بھگتون کے پاپ معاف کرتا ہے یا نہین ۔ (جواب) نہین ۔ کیونکہ اگر وہ معاف کرے تو اسکا انصاف جاتا رہے۔ ف ای آریو ذرا ادہر کان تو دہرو۔ جب بقول پنڈت دیانند آپ کا خدا حمد و ثنا کرنے والون کے بہی پاپ دور نہین کرتا اور نہ معاف کرتا ہے تو پہر تم صبح و شام اُس سے دعائین کیون مانگتے ہو یہ تمہاری عقلمندی ہوئی یا نادانی۔ بیشک ..... ہے۔ کیونکہ عقلمند گدا اگر ایسے شخص سے ہرگز نہین مانگتا جسکو وہ جانتا ہو کہ اسمین تو دینے کی طاقت ہی نہین ہے۔ اور کوئی مجرم ایسے حاکم سے معافی کا طلبگار ہرگز نہین ہوتا جسکو معاف کرنیکا اختیار نہین ہوتا پہر تم صبح و شام ہون کرنے کے وقت خدا سے کیون دعائین مانگتے ہو افسوس ہے تمہاری ایسی ..... پر

دیکھو مسلمانون کا خدا فرماتا ہے۔ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ترجمہ جو کوئی کرے تم مین سے برائی نادانی سے پہر اُسکے بعد توبہ کرے اور سنوار پکڑے پس تحقیق وہ بخشنے والا مہربان ہے۔ س سورہ انعام ۔

دیکھو ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۲۴۲ مین ہے (سوال) کیا علت کے بغیر پرمیشور معلول کو نہین بنا سکا۔ (جواب) نہین ۔ کیونکہ جو نیست ہے یعنے جسکا وجود نہین اُسکا ہست ہونا بالکل غیر ممکن ہے ۔ ف آئے آریو آپکا خدا بقول پنڈت دیانند نیست سے ہست کر ہی نہین سکتا تہا جسمین نیست سے ہست کرنیکی طاقت ہی نہین تو پہر وہ کیسا خالق ہوا۔

دیکھو لالہ آتمارام صاحب ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ... نیز یجروید کا حوالہ دیکر لکہتے ہین۔ پہلے ہرنیہ گربھ جہان کا پیدا کنندہ اور پرورش کنندہ واحد موجود تہا۔ ف لالہ آتمارام کی عبارت بالا سے دو باتین صاف ظاہر ہین (الف) خدا جہان کا پیدا کرنیوالا ہے (ب) خدا جہان کے پیدا کرنے سے پہلے واحد موجود تہا۔ مگر پنڈت دیانند صاحب نے روح اور مادہ کو بہی پرمیشور کی طرح ازلی لکہا ہے۔ اب آریو پنڈت جی سچے ہین یا لالہ آتمارام۔

دیکھو ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۲۸۳ مین۔ ہو بذا۔ اسی طرح پیدایش عالم سے پیشتر پرمیشور پرکرتی کال (زمانہ) اور اکاش۔ اور جیو جو ازلی ہین موجود ہوتے ہین اُنسے دنیا کی پیدائش ہوتی ہے اگر اُنمین سے ایک ہی نہو تو دنیا ہی نہو۔ ف اس عبارت سے بقول پنڈت دیانند صاحب دو باتین صاف ظاہر ہین۔ (الف) پرکرتی۔ (زمانہ) اکاش اور جیو پرمیشور کی طرح ازلی ہین۔ یعنے خدا نے انکو پیدا نہین کیا (ب) آریون کا خداوند بجز مادہ و روح کے کچہ بنا ہی نہین سکتا یعنے وہ کسی چیز کے بنانے کیلئے مادہ و روح کا محتاج ہے اور نیز معلوم ہوا کہ آریون کا خدا مادہ اور روح کا خالق ہی نہین ہے اور نہ انپر اُسکا کسی قسم کا حق ہے۔ اُس نے زبردستی انپر قبضہ کیا ہوا ہے جیسے زبردست کمزور پر کر لیتا ہے ۔

دیکھو مسلمانون کے خدا کی شان۔ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا۔ ترجمہ پیدا کیا ہر چیز کو اور اندازہ کیا اندازہ کرنا۔ قولہ تعالیٰ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۔ ترجمہ نہین کوئی معبود مگر وہ پیدا کرنیوالا ہر شے کا پس عبادت کرو اُسکی اور وہ اوپر ہر چیز کے کارساز ہے۔ ف مسلمانون کا خدا جیسے ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے ویسے ہی وہ ہر چیز کے فنا کرنے پر بہی قادر ہے جیسے اُسنے فرمایا: كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ترجمہ جو کوئی اوپر زمین کے ہے فنا ہونیوالا ہے اور باقی رہیگی ذات پروردگار تیرے صاحب بزرگی اور صاحب انعام کی۔

قولہ تعالیٰ کل شیء ھالک الا وجهه له الحکم والیه ترجعون ۔
ہر چیز ہلاک ہونیوالی ہے مگر ذات اُسکی دائم اُسکے ہے حکم اور طرف اسی کی پھر جاؤ گے۔ ف پس ثابت ہوا کہ مسلمانوں کا خدا ہر چیز کے پیدا کرنے اور فنا کرنے پر قادر ہے اور آریوں کا خدا روح اور مادہ کا خالق نہیں ہے وہ دونوں ہی اُسکی طرح ازلی ہیں اور نہ وہ اُنکے فنا پر قدرت رکھتا ہے۔ بلکہ جو کچھ جیو یعنی جو کچھ روح کرتا ہے بقول دیانند صاحب خود مختاری سے کرتا ہے مگر سزا بھگتنے میں روح خدا کا محتاج ہے۔ آگے آریو کوئی تو بتاؤ کہ روح جب پرمیشور کا پیدا شدہ ہی نہیں ہے تو پھر اُسکو سزا دینے کا کیا حق ہے۔ جہر۔ باقی آیندہ۔ (اللہ دتا از بہاولپور)

[illegible]

خدا تو سب کا ایک ہی ہے [illegible]

معلوم نہیں کہ یہ انصاف ہے خاصہ کہ فلاں قوم کا خدا ایسا ہے ہمارا خدا ایسا ہے کہاں تک صحیح ہے اس قسم طرز بیان کی بانی بھی ہماری تعلیم یافتہ پارٹی آریہ سماج ہے مگر ہم اسے پسند نہیں کرتے۔

تقریظات

{کیا اسلام کی اشاعت بزور تلوار ہوئی ہے} اس کتاب میں مصنف نے کئی ایک دلائل سے ثابت کیا ہے کہ اسلام اپنی خوبیوں کی وجہ سے پھیلا ہے نہ کہ تلوار کے زور سے جیسا بدگمانوں کا گمان ہے۔ گو بعض مقامات پر جیسا کہ طبیعت انسانی کا لازمہ ہے سامحات ہو گئے ہیں۔ تاہم مجموعی کیفیت سے رسالہ مفید ہے لکھائی چھپائی اچھی قیمت ۸ر پتہ:- شیخ جمال احمد صاحب علوی رئیس کڑا ضلع الٰہ آباد (مصنف)

{سرعت الماء} اس رسالہ میں مصنف نے سرعت انزال کی بیماری کی تشخیص کرکے اپنے مجرب مجرب نسخے لکھے ہیں۔ اصل نام کتاب کا بھی سرعت انزال ہے قیمت ۳ ۔

پتہ:- (پنڈت ٹھاکر دت شرما مالک اخبار دیش اُپکارک لاہور)

{صدر الماہر فی علاج الطاعون} اس رسالہ میں مصنف نے طاعون کے اسباب علامات۔ حفظ ماتقدم۔ علاج وغیرہ لکھے ہیں۔ لکھائی چھپائی عمدہ قیمت ا ر ہے معہ محصول ا ۔ پتہ:- مولوی حکیم عبدالرحمٰن صاحب موضع رمضان پور ڈاکخانہ برگہ ضلع مونگیر۔

{تحفۃ المسلمین فی بیان التامین} اس رسالہ میں مصنف نے آمین بالجہر کا ثبوت دیا ہے بہت بڑی بسیط بحث کی ہے رسالہ ۶۶ صفحہ کا ہے قیمت مرقوم نہیں غالباً ۲ر ہوگی۔ پتہ:- مولوی محمد انصاری صاحب مقام تحصیل دیوریا ضلع گورکھپور۔

لوکل

۲۸ اگست میں صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر امرتسر نے اشتہار دیا تھا کہ کوئی گائے بیل شہر میں آوارہ نہ پھرے۔ ۳۱ اگست کے بعد جو آوارہ پھرتا پایا جائیگا ماخوذ کیا جائیگا۔ اگر کوئی اُس کا مالک ہوا تو اُس سے قانونی سلوک کیا جائیگا۔ جس پر تمام اہل شہر صاحب موصوف کے شکر گذار ہیں مگر افسوس سے کہا جاتا ہے کہ اس حکم کی تعمیل نہیں ہوئی۔ بدستور گائے سانڈ وغیرہ آوارہ پھرتے ہیں اور دوکانداروں اور راہگیروں کو تکلیف دیتے ہیں۔ چنانچہ ۲۵ ستمبر کو چوک لونگڑہ میں دو آوارہ سانڈوں کے لڑنے سے ایک دوکاندار کی تمام دوکان حلوائی وغیرہ کی برباد ہوگئی۔ جسکی تمام پر قسم پر پانی پھر گیا۔ ہم صاحب ممدوح کو اس حکم کی طرف توجہ دلاتے ہیں کہ وہ اسکی تکمیل کرکے

اہل شہر کو اپنا
ممنون
بنائیں

ترک اس
بابو عبدالغفور
کے ترک اسلام
قیمت بحسابی
حق پرکا
آریوں کے گرو
جی شہیار بہو
شریف پر اعترا
انکا مفصل
قیمت ۱۲
اس
لطرز حکا
منیجر اہل

فتوے

سوال اوّل آنحضرت کا سینہ مبارک چیرا گیا تھا یا نہیں۔ کس غرض سے چیرا گیا تھا۔ (منشی فتح محمد از بٹالہ)

جواب نمبر (۱) حدیثوں اور تاریخوں میں یہ مضمون آتا ہے کہ آنحضرت کا سینہ خورد سالی ہی میں جبرئیل فرشتے نے چیر کر آلائش انسانی جو فطرتی طور پر ہوتی ہے نکال دی تھی اور انوار برکات سے سینہ کو منور کر دیا۔ یہ ایک راز اور سر روحانی ہے۔ گو آپ بذات خود فطرت سے پاک و صاف تھے مگر پھر بھی اس میں تو کسی طرح شک نہیں کہ آپ بنی آدم سے تھے۔ لیکن وہ آلائش انسانی جسکی وجہ سے بنی آدم گناہ کرنے پر مستعد ہو جاتے ہیں۔ آپ کے سینہ مبارک سے نکالی گئی تھی یہی معنے ہیں اُس حدیث کے کہ جس میں ارشاد ہے کہ خدا نے میری مدد کی ہے تو میں شیطان سے سالم رہتا ہوں۔

سوال نمبر (۲) سلطنت انگریزی میں عشر کا دینا فرض ہے یا نہیں اور جو لوگ عشر کو لگان سرکاری میں داخل کرتے ہیں اسی طرح ہو یا نہیں۔ دیگر جس کے گھر کی زمین نہیں اور غیر کی زمین ٹھیکہ لیا ہے اسکو تین چار صد من غلہ خداوند کریم نے عطا کیا اُسکے عشر ادا کرنے میں کیا حکم ہو۔

سوال نمبر (۳) بوقت سبق پڑھنے قرآن شریف کے اگر لڑکا ہاتھ باندھ کر اُستاد کو سبق سنائے تو کیا حکم رکھتا ہے شرک و بدعت ہے یا نہیں۔

سوال (۴) حیوان زنا کردہ سے نفع اٹھانا جائز ہے یا نہیں۔ بدلیل مطلع کریں۔

سوال (۵) اگر کوئی غیر اسلام مسلمان کو کوئی چیز خداواسطے یا تحفہ دیدے تو جائز ہے یا نہیں۔

سوال (۶) جب ہم لوگ عالم ارواح میں تھے اُس حال کی غم و خوشی حالت سفر قیام کی اب ہمکو کچھ خبر نہیں کیا قیامت کو بھی اسی طرح دنیا کی خبر یاد نہ رہیگی جواب عقلی و نقلی چاہیے۔ (مولوی عبدالحق ضلع نگری)

جواب (۲) اس زمانے میں عشر دینے کے متعلق پہلے و نوز علمائے پورب میں کسی قدر اختلاف اٹھا تھا خاکسار کی رائے ناقص میں سوائے لگان سرکاری کے عشر دینا واجب ہے۔ لگان سرکاری عشر کے قائم مقام نہیں کیونکہ عشر مسلمانوں پر بطور زکوٰۃ کے واجب ہے اور لگان کا مواخذہ بطور زکوٰۃ کے نہیں بلکہ سرکاری محصول واجب الادا ہے۔ پس جتنا غلہ بعد ادائے لگان وغیرہ کے بچے اُس میں سے بیسواں حصہ بطور زکوٰۃ کے ادا کرنا چاہیے۔ زمین اپنی ہو یا اجارہ پر ہو۔

جواب (۳) لڑکے کو مثل نماز کے ہاتھ بند ہو کر کھڑا کرنا جائز ہے بشرطیکہ کھڑا کرنیوالے کی نیت یہ ہو کہ اس لڑکے کو امامت کا طریق آجائے اپنی تعظیم مقصود نہ ہو۔

جواب (۴) ایسے حیوان کا قتل کرا دینا حدیثوں میں آیا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہی سوال ہوا کہ اُس حیوان کا کیا قصور ہے فرمایا کہ آنحضرت نے ایسا ہی فرمایا ہے شاید کہ آپنے اُس حیوان سے (جسکے ساتھ ایسا فعل کیا گیا ہے) کسی قسم کا نفع حاصل کرنا پسند نہیں فرمایا۔

جواب (۵) کوئی غیر مسلم مسلمان کو تحفہ دے تو لے لے بشرطیکہ کوئی حرام چیز (مثل خنزیر شراب وغیرہ) نہو۔ آنحضرت بھی کفار کے تحفے قبول فرمایا کرتے تھے بلکہ عوض بھی دیتے تھے۔

جواب (۶) قیامت کے دن ایک دوسرے کو ہم پہچانینگے۔ قال ھل انتم مطلعون فاطلع فراٰہ فی سواء الجحیم۔ وغیرہ آیات اسپر شاہد ہیں۔

سوال (۷) دو ساڑو بھائی ہیں انکی بیویاں بھی سگی بہنیں ہیں انکی اولاد میں سے ایک کی لڑکی دوسرے کا لڑکا ہے تو انکا نکاح ہو سکتا ہے۔ (عبداللطیف از سیندو سجنا)

جواب (۷) ساڑو بھائی سے مراد اگر ہمزلف ہے تو دونوں کی اولاد خالہ زاد ہے ہو سکتی ہے انکا نکاح درست ہے۔

سوال (۸) جب کوئی آدمی زیادہ بیمار ہوتا ہے تو اُسے متعلقین

اورقرآن کا مقابلہ
کی فضیلت
القرآن
الرحمن
اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

ایک دو بکرے قربانی کر کے اُسکا گوشت غریب محتاجون کو کہلا دیتے ہین اور یہ خیال کرتے ہین کہ جان کے عوض جان قربان ہونی چاہیئے یہ درست ہے یا نہین۔ (منشی عبد الحلیم از گورکھپور)

جواب (۸) یہ ایک جاہلانہ رسم ہے جسکا شرع شریف مین کوئی ثبوت نہین۔ ہان اتنا مضمون تو آیا ہے کہ صدقہ سے خدا کے غضب کی آگ سرد ہوتی ہے مگر یہ طریقہ صدقہ کا نہین صدقہ یہ ہے کہ جانور خدا کے نام پر ذبح کر کے مساکین کو کہلا دیا جائے اور جان کا عوض جان سے خیال مین نہ لایا جائے۔

سوال (۹) سود خوار کے ہان کی دعوت کہانا جایز ہے یا نہین۔

سوال (۱۰) امام جب ولا الضالین کہے تو آمین بالجہر کہنا چاہیئے یا آہستہ اور رکوع جاتے ہوئے اور سر اُٹہاتے ہوئے رفع یدین چاہیئے یا نہین۔

سوال (۱۱) کسی شخص نے نابالغ لڑکی سے نکاح کیا تو کسی اتفاق سے اُسکو طلاق دیسکتا ہے یا نہین۔ (از ناگپور)

جواب (۹) سود خوار اگر صرف سودی کا کاروبار کرتا ہے تو اُسکی دعوت نہ کہائی جائے اور اگر کوئی کام (مثل ملازمت تجارت وغیرہ) بہی کرتا ہے تو جایز ہے۔ ہان اگر قطعی معلوم ہو جائے کہ اس دعوت مین سود کی آمدنی خرچ ہوئی ہے تو نہ کہانی چاہیئے۔

جواب (۱۰) آمین رفع یدین کے مسائل مشہور ہین کہ حنفیہ کے نزدیک مستحب یہ ہے کہ آمین آہستہ کی جائے مگر اہل حدیث اور شافعیہ کے نزدیک بالجہر کہنا سنت ہے حدیث مین آیا ہے کہ صحابہ کرام کی آمین کی آواز سے مسجد گونج جاتی تہی (ابن ماجہ) لیکن یہ جو تشدد ہے کہ آمین بالجہر کہنا مفسدہ صلوٰۃ سمجہا گیا ہے کسی امام کا مذہب نہین حنفی بہی اسکے قایل نہین۔ بلکہ بعض حنفی امام بہی بالجہر کے قایل ہوئے ہین۔ امام ابن الہمام نے شرح ہدایہ مین تسلیم کیا ہے کہ آمین بالجہر سنت ہے۔ متاخرین مین سے مولوی عبد الحی مرحوم دونون (آمین بالجہر اور رفع یدین) کو سنت مانتے ہین حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہٗ بہی حجۃ اللہ مین رفع یدین کو سنت اور اپنا مختار مذہب مانتے ہین۔

جواب (۱۱) اگر ضرورت ہو تو جایز ہے۔

انتخاب الاخبار

حجاز ریلوے معان کی لائن سب سے بڑا پل بڑا خوبصورت بنا ہے۔ یہ ستونون پر ٹھہرا ہوا ہے ہر ستون سنگ سفید کا ۱۶ ½ فیٹ چوڑا اور ۶۰ فیٹ بلند ہے۔ بنیاد مین ۱۹ سے ½ ۹ فیٹ گہرائی ہے یہ پیل تمام لائن کی عمارت مین رفیع الشان ہے اور معان سے ۲۸۶ میل کے فاصلہ پر وادی اسماعیل مین واقع ہے۔

کریٹ کے مسئلہ پر برابر بحث چلی جاتی ہے اور اُسکو یونان کو ماتحت رکہنے کی تجویز زور شور سے پیش ہے مگر سمجہ مین نہین آتا کہ کیا ۳۰ ہزار مسلمانان کریٹ کو یونانی مظالم جلا وطن نہ کر دیگی۔ (خدا شرے برانگیزد کہ درو سے خیر ما باشد)۔

امیر صاحب نے حال مین جو فوجین بہرتی کی تہین وہ سب فن جنگگری سیکہنے کے لئے افغان ترکستان کو بہیجدی گئین۔ امیر صاحب کو فوجون کی طرف خاص توجہ ہے۔ (نیک فال ہے)۔

آگرہ مین ایک شخص نے اپنی بیٹی اور اُسکے آشنا کو باہم دیکہکر قتل کر ڈالا۔ اور حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا پائی۔

مارشل اویاما (جاپانی) نے رپورٹ کی ہے کہ لیاؤ ڈینگ مین روسیون سے جسقدر مال غنیمت چہینا گیا اُسکی پوری تفصیل ابہی تک قلمبند نہین کیجاسکی ابہی اُسکی تحقیق اور شمار کیا جا رہا ہے لیکن ۱۹ ربہجال تک جسقدر مال غنیمت شمار ہو چکا اُسکی تفصیل حسب ذیل ہے:-

رائفل ۳۵۸۸۰ معہ ۱۶۳۸۷۳۰ کارتوس۔ تحمل کے گولے ۱۰۰۵۶۔ سامان جنگ کے چہکڑے ۱۲۶۹۔ بیلچہ ۱۶۹۸۵۔ کل ۵۶۳۹۔ کلہاڑی ۲۵۷۰۔ مشین گن کی کلین ۳۔ ٹیلیفون ۶۔ گائے کے گوشت کے ڈبے ۱۸۹۱۵۔ شہتیر جنکا قطر ایک

ادب
عربی صرف و نحو
بغیر استاد
لیاقت ہو
نامی عالم
قیمت
حدوث
دنیا کی پیدائش
بحث تنا
تناسخ اور مادہ
مین کافی
قیمت
الہامی کتب
وید اور قرآن
الہامی ہونے
بحث غور
کا ثبوت قیمت
مینجر اہل حدیث

فٹ ۵ انچ ہے) ۲۵۰۰۔ چاول ۸۰۰۰ من۔ گھوڑون کیلئے دانہ نخود ۸۰ ۱۴۴۸۵ من۔ آٹا ۴۰۰۰ من۔ اور گوشت ۲۴۰۰۔ گھوڑے ۴۰۔ اسکے علاوہ ملکی ریلوے بنانیکا سامان۔ کوئلہ کی کانون کے آلات۔ ٹیلیگراف اور ٹیلیفون کے تار اور مٹی کے تیل کے پیپے۔ اسکے علاوہ ۱۳۰ روسی اسیر جنگ گرفتار کئے گئے۔ جو ۱۲۰۰ من۔ چوکر ۴۲ ہزار من چینی چاول ۴ ہزار من۔ جو کا دانہ ۴ ہزار من باجرہ ۲۰ ہزار من۔ مٹی کے تیل کے ۱۸۰۰ پیپے جلانیکی لکڑی ایک لاکھ من۔ کوئلہ ۳ ہزار اور اسی من۔ مصری کو ایک ہزار آٹھ سو پیٹے۔

اسکے سوا ۱۳۵۳ روسی مکانات اور ۲۱۴ گوداموں پر کہ جو ریلوے سٹیشن کے قریب تھے جاپانیون نے قبضہ کر لیا۔ جنرل کروکی (جاپانی) نے ۵۶۰۰ من کوئلہ اور ۶۲۵ سیٹر شرالی گرفتار کین۔

پورٹ آرتھر کا عنقریب فتح ہوجانا اب یقینی سمجھا جاتا ہے۔ ۱۸ ماہ حال کی رات سے جاپانی پورٹ آرتھر پر برابر مہلک گولہ باری کئے جا رہے ہیں۔ جاپانیون نے شہر پورٹ آرتھر کی فصیل مین اندر ہی اندر سرنگ کھود کے راستہ کر لیا ہے۔ جاپانیون نے ۸۰۰ روسی سوارون کو قتل کر ڈالا۔ اور بہت سی توپین چھین لین۔

مرزا صاحب قادیانی کے مقدمہ کا فیصلہ یکم اکتوبر کو ہوگا۔ ۲۰ ستمبر کو مرزا صاحب پر بیہ سکتہ ہوا مخالف تو ہنسی اڑاتے ہیں مگر اپنے کہینگے خر موسیٰ صعقا۔

مقامی گورنمنٹون نے اپنے اپنے مسودہ ہائے قانون قحط پر نظر ثانی کر لی ہے۔ اور اب وہ گورنمنٹ آف انڈیا کے زیر نظر ہیں۔

جالندھر مین ایک بکری نے عجب قسم کے دو بچے دیئے ایک بچہ صرف سر یا آنکھ تھا اور دوسرا پا ئشتہ تھا۔ اناری بازار مین ایک کھتری کی دوکان پر بہت سے آدمیون نے یہ تماشا دیکھا۔ (قادر قدرت کے کرشمے ہین)

حجاز ریلوی کے چیف انجنیر نے ہمراہی نجیب بک سپرنٹنڈنگ انجنیر معائنہ کیا یعنے عقبہ بطن غول۔ درنج۔ بتوک ۴۵ ۳ میل وین کو دیکھا۔ کچھ نقص نہ تھا۔

لارڈ کچنر ۱۸ ماہ حال کے اختتام پر شملہ سے روانہ ہوکر ریاست کینونجل کے علاقہ مین دو روز تک شکار کھیلین گے۔

مہم تبت تبت مشن اور اسکارٹ ۲۳ ماہ حال کو لہاسہ سے ہندوستان کی طرف روانہ ہوگئے ہونگے۔ مہم تبت کی فوج جب چیلیگوری مین واپس آجائیگی تو وہان سے حسب ذیل تاریخون پر اپنی اپنی مقررہ جگہون پر روانہ کی جائیگی:۔ سپیرز کی ۲ کمپنی یکم اکتوبر کو۔ ۲۳ پانیرز رجمنٹ ایک ونگ ۲ ر اکتوبر کو۔ ۱۹ نیٹو فیلڈ ہسپتال کا سیکشن ڈی ۹ ر اکتوبر کو۔ ۲۲ برٹش فیلڈ ہسپتال کا سیکشن اے ۱۰ ر اکتوبر کو۔ ۳۲ پانیرز کا ایک ونگ ۱۵ ر اکتوبر کو۔ ۳۲ پانیرز کا دوسرا ونگ ۱۷ ر اکتوبر کو۔

ہردوئی مین اسلامی جلسہ بڑی دہوم سے ہونیوالا ہے جس مین سماجی دوستون سے بھی دوچار ہونگے۔

جنگ روس وجاپان

تمام دنیا کو اس جنگ کے نتیجہ کا انتظار ہے۔ مقامات جنگ کی کیفیت کیوجہ سے مخصوص اردو دان وبعض انگریزی دان اصحاب بھی خبرون کا پورا لطف نہین اٹھا سکتے جنگ کے خفیہ اسرار بھی اسوقت تک ناظرین کو نہین معلوم ہین اسلئے مفصل جنگ کی تاریخ تیار کی ہے جسکا حصہ اول کے مطالب ذیل کی تاریخ سات ہاف ٹون عکسی تصویرون کی نقلون سے کی گئی ہے۔ قیمت ۸ر۔ فرہنگ یا لغات جنگ۔ جنگی جہازون کے اقسام وہیئت جنگ وزار روس۔ جنگ و ہندوستان۔ اسباب جنگ۔ بانی جنگ۔ جنگ کی مصیبتین۔ میدان کارزار۔ پہلا گولا۔ حملہ پورٹ آرتھر۔ روسی بربادی خود اپنے ہاتھ سے جاپانی کوریا مین۔ روسی بربادی۔ سے پہلا ایڈیشن مفصل مکمل تاریخ

المشتہر منیجر وسپرنٹنڈنٹ ذخیرہ اعظم بک ایجنسی مرادآباد (ممالک متحدہ)

جنات السیر فی احوال سید البشر

ہر دو جلد کامل

وہ کون آنکھ ہو جو اپنے نبی کریم کی سیر و شمائل دیکھنے کی مشتاق نہو۔ اور وہ کونسا دل ہو جو نظم کی باغ و بہار میں شگفتگی اور تازگی نہ پائے۔ یہ بے مثل کتاب سیر کا ایک باغ ہے جسکے آٹھ چمن ہیں۔ ہر چمن روحانی لذت دینے میں گلزار بہشت کا نمونہ ہے۔ کہانی نہیں ناول نہیں قصہ نہیں بلکہ اپنے نبی کریم کی سچی سوانح عمری اور مستند احوال ہے امت مرحومہ کے پاس بجز ان معلومات کے مایۂ سعادت اور کونسی چیز ہو سکتی ہے۔ عربی اور فارسی شناس تو ان زبانوں کی تصنیفوں سے بہرہ مند ہو چکے ہیں مگر اپنے ملک کی بولی میں ایسی دلکش نظم سیر میں نہ کسی نے دیکھی نہ سنی۔ یہ تصنیفیں دو جلد میں ہیں مگر دو سو کتابوں کا خلاصہ جناب مولانا الحاج شاہ عبد الغنی واعظ نور اللہ مرقدہ نے اپنے عشق و محبت کی داد دی اور دریا کو کوزہ میں بند کر دیا جسکی مختصر فہرست مضامین کتاب کا آئینہ ہے۔ چمن اول انوار نبوت ہے جس میں ابتدائے خلقت نور محمدی سے قصہ اصحاب فیل تک بالتفصیل احوال مرقوم ہے۔ چمن دوم گلزار نبوت ہے جس میں ولادت باسعادت نبوت سے گیارہویں سال تک کل احوال ہے۔ چمن سوم بہار نبوت ہے جس میں معراج شریف اور ساتوں آسمان و کرسی و جنت و دوزخ کا احوال ہے چمن چہارم اخبار نبوت ہے جس میں ہجرت سے وفات شریف تک کا احوال ہے ایضاً جلد دوئم۔ بشارات محمدی۔ شمائل محمدی۔ عبادات محمدی معجزات محمدی۔ جن مناجات وغیرہ بہت سے احوال اس کتاب میں مندرج ہیں جنکے دیکھنے پر موقوف ہیں لفظ بلفظ اسکا ہر کشش میں مقناطیسی اثر رکھتا ہے پڑھنے والوں کے دلوں سے پوچھنا چاہئے کوئی بستی کوئی قریہ شہر ایسا نہ ہوگا کہ جس میں کتاب ہذا کے عشاق نہونگے جنکے سینے نہ روشن نہ کئے ہوں۔ چند سال سے یہ کتاب مثل عنقا نایاب ہو گئی تھی اور بوجہ چند اسکا ملنا ہی دشوار تھا۔ ایک دفعہ مالک کتاب کے ورثہ سے بمشقت اجازت پائی تو خوشی خوشی چھپوا کر بلحاظ فائدہ رسانی قیمت مجلد صرف سکے اور بے جلد رکھدی گئی بہت سے نسخے فروخت ہوئے اور چند ہی باقی رہ گئے ہیں شائقین جلدی کریں ورنہ پھر کتاب کا ملنا حسب سابق دشوار ہو جائیگا۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ کتاب ملنے کا پتہ:

(ہند) شہر بنگلور تاجر کتب شیخ محی الدین صاحب

مجربات دوران

عرق ماء اللحم انگوری دو آتشہ اعضائے رئیسہ و شریفہ۔ حرارت غریزی و قوت ہاضمہ اس سے قوی تر ہو جاتے ہیں۔ بڑھاپے کے ضعف۔ جسم کی کمزوری۔ تقویت حواس خمسہ ظاہری و باطنی۔ تفریح دل ضعف باہ۔ تحسین رنگ۔ اور ہضم غذا کے واسطے نہایت فائدہ کرتا ہے۔ مقوی اعصاب مشتہی و مشہی اعلےٰ درجہ کا ثابت ہو چکا ہے ایسے اجزا سے مرتب کیا گیا ہے جس سے ہر ایک پیر و جوان۔ بچہ و زنان بے خطر فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔ قیمت نصف بوتل عہ پوری۔ بوتل عما تین بوتل صہ۔

تقویت النساء حیض اور رحم کی ساری بیماریاں۔ غشیان قے۔ بیخوابی۔ سیلان بخش اختناق الرحم۔ کثرت یا قلت حیض وغیرہ جنکے باعث علاوہ گوناگون تکالیف برداشت کرنے کے بہت ہی معزز خواتین اولاد سے مایوس ہو جاتی ہیں۔ ہماری اس تیر بہدف دوا کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ جملہ عوارض دور ہو کر صحیح اور تندرست اولاد پیدا ہوتی ہے۔ چند آزمائش کرنیوالے اصحاب نے اسکو مفید ثابت کر کے اپنے تصدیقی سرٹیفکیٹ بھی عنایت فرمائے ہیں قیمت ایک شیشی ۲ اونس۔ ۳ ۔ ۴ اونس ۔

طلاء جو لوگ جوانی کی غلط کاریوں اور بے اعتدالیوں کے سبب شادی کرنیکو موت کا سامنا خیال کرتے ہیں تو اس بے ضرر طلاء کے استعمال سے بالکل صحیح ہو سکتے ہیں۔ اسکو ہمراہ ہماری لائف پلز جو بے حیات ہیں کے استعمال سے اندرونی اعصاب کا نقص بالکل دور ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی ہے۔

دفع بواسیر خونی ہو یا بادی۔ بفضل خدا ایک ہی دفعہ کے استعمال سے بالکل دفع ہو جاتا ہے اکثر اشخاص کو دوسری دفعہ کسی اور دوائی کی حاجت نہیں رہتی ہو گو عرصہ کی ہو تصرف ... ورنہ دو تین شیشیاں کافی ہیں قیمت فی ...

بالوں میں لگانے کا تیل خوشبودار سیاہ چمکیلی یا دیگر خوشبودار روغنوں کو اس کا لگانا بدرجہا بہتر ہے۔ دماغی بیماریاں مثل نزلہ و ضعف دماغ ضعف بصر کو مفید ہے متواتر استعمال سے بال سیاہ ہو جاتے ہیں قیمت فی بوتل عہ نصف بوتل عما۔

حسب الارشاد مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ مولوی فاضل صاحب المشتہر حکیم محمد ابراہیم چشتی مہتمم کارخانہ ادویہ انگریزی
مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا

ahmadmuslim.de